۲۔ ۱۵ مشنری اداروں کی زیر نگرانی کراچی شہر میں ۱۵۰ مراکز کام کر رہے ہیں۔
۳۔ ترکِ منشیات کے اداروں میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ نشہ بازوں اور ان کے اہل خانہ کو عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی ہے۔
۴۔ کراچی میں عیسائی مشنری کا اہم ہدف لیاری کے بلوچ ہیں۔ کینیڈا کا ایک شہری لیاری یونٹ کا انچارج ہے بظاہر یہ شخص پادریوں کو تربیت دینے والے کالج کا پروفیسر ہے، مگر اب تک ۱۷ افراد کو عیسائی بنا چکا ہے۔
۵۔ برطانوی شہریت کی حامل ایک خاتون بظاہر ٹرینیٹی گرلز اسکول کی سینئر ٹیچر ہے مگر اس کا اصل کام خواتین میں عیسائیت کی تبلیغ کی ذمہ داری ہے۔ یہ اب تک اپنی کوششوں سے درجنوں غریب لڑکیوں کو عیسائی بنا چکی ہے۔
۶۔ صرف دسمبر ۱۹۹۲ء میں کراچی کے ۵۰ سے زائد مسلمانوں نے عیسائیت قبول کی جب کہ پورے سال ۹۲ء میں عیسائیت قبول کرنے والے افراد کی تعداد ۶۰۰ ہے۔
۷۔ کراچی میں عیسائیت کی تبلیغ کے درجنوں خفیہ مراکز قائم ہیں، یہ مراکز بظاہر کسی دوسرے کام کی غرض سے قائم ہیں اور اکثر فلاحی اداروں کے روپ میں کام کر رہے ہیں۔ پس پردہ عیسائیت کی تبلیغ ہے۔
۸۔ کراچی میں ایمپریس مارکیٹ میں ۸۷۔ این ون فریئر اسٹریٹ ای۔ ایل۔ ایس کے نام سے کرسچن کتابوں کی دوکان ہے جو پوری دنیا میں عیسائی لٹریچر تقسیم کرنے والے ایک بڑے نیٹ ورک کا حصہ ہے جس کا دفتر لندن میں ہے۔ (ہفت روزہ تکبیر ۲۸ جنوری تا ۴ جنوری ۱۹۹۳ء)

درج بالا رپورٹ میں ممکن ہے کہ مبالغہ سے کام لیا گیا ہو یا یہ کہ اعداد و شمار میں عیسائیوں نے اپنی برتری ظاہر کرنے کے لیے غلط رپورٹنگ کی ہو مگر اتنی بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ عیسائی مشنریز عیسائیت کی مردہ لاش کو جس تندہی سے اٹھائے اٹھائے پھر رہے ہیں، ہم مسلمان ان کے مقابلہ میں ایک زندہ جاوید مذہب اسلام کی اشاعت میں اپنی کس قدر ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ (جناب خالد محمود صاحب)

دین اسلام کے خلاف ایک اور خطرناک سازش

گزارش ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں جس گھٹیا انداز میں اسلام اور شعار اسلام کی توہین کی جا رہی ہے اس سے جہاں پر ایک مسلمان پریشان اور مایوسی اور مجبوری کی زندگی گزار رہا ہے۔ وہاں علماء کرام خصوصاً دکھ اور کرب کے عالم میں انفرادیت اور امت کے انتشار و اختلاف کی وجہ سے چاروناچار وہ کردار ادا نہیں کر رہے جو ان کو اپنے منصب ممبر و محراب کی حیثیت سے کرنا چاہیئے تھا۔ شومئی قسمت امت محمدیہ کا مختلف جماعتوں